بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

ماہنامہ
اخبار احمدیہ
جرمنی

نگران عطاء اللہ کلیم

مدیر مغفور احمد

کتابت: نصر اللہ ناصر

صلح 1367 ہش — جنوری 1988ء

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے نہ بن جاؤ

تمہارے ہر ایک کام میں خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہنا چاہیئے

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالےٰ تمہارے لئے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اُسے دیکھے گا اور اُس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کیلئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے؟ پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کیلئے ایسے بے خود کیوں ہوتے؟ خدا ایک پیارا خزانہ ہے۔ اس کی قدر کرو۔ کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ وہ بکلّی اسباب پر گر گئی ہیں..... مَیں تمہیں حدّ اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے نہ بن جاؤ اور اس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیّا کرتا ہے اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آجائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو مگر اس کے اذن سے۔ ایک مردہ اس پر ہنسی کرے گا مگر کاش اگر وہ مر جاتا تو اس ہنسی سے اس کے لئے بہتر ہوتا۔ خبردار! تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے۔ آؤ ہم انہی کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے اُن کا خدا کیا چیز ہے؟ صرف ایک عاجز انسان۔ اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے ہیں۔ مَیں تمہیں دنیا کے کسب و حرفت سے نہیں روکتا۔ مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے۔ (باقی ص۱۱ پر)

مجالس علم و عرفان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال :- اسلام میں سؤر کیوں حرام ہے۔ عیسائی اس بات کو نہیں مانتے کہ سؤر میں بعض اجزاء صحت کیلئے نقصان دہ ہیں۔؟

جواب :- پہلی بات تو یہ ہے کہ اس بحث میں پڑنے سے پہلے ان سے یہ سوال کریں کہ بائیبل میں سؤر کیوں حرام تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بعض چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اور بعض کو حلال۔ اور وہ چیزیں جو بائیبل میں حرام تھیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کو حلال قرار نہیں دیا وہ سب عیسائیوں کیلئے حرام ہیں۔ شراب کے متعلق تو وہ یہ کہتے ہیں کہ شراب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پی ہے اور بائیبل سے بھی اسکی حلت ثابت ہے اس لئے ہم پیتے ہیں۔ لیکن سؤر بائیبل میں بھی حرام تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی حرام تھا اور کہیں اشارۃً بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سؤر کھانا ثابت نہیں۔ لہٰذا ان سے یہ پوچھیں کہ جو چیز بائیبل میں بھی حرام رہی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے عمل سے اسکو حرام قرار دیا اس کو آپ کیوں کھاتے ہیں۔ اسلام تو بعد میں آیا۔ پہلے تو بائیبل میں حرام تھا لہٰذا اگر یہ بائیبل کو مانتے ہیں تو جواب اُن کو دینا چاہیئے کہ سؤر کیوں حرام تھا کیونکہ ان پر سؤر پہلے حرام تھا۔

دوسری بات یہ ہے کہ حلت اور حرمت کے مسئلے کے متعلق صرف یہ کہہ دینا کہ ضرور اس کے اندر کوئی نقص ہوگا جس کی وجہ سے حرام قرار دیا گیا ہے بالکل غلط ہے کیونکہ اگر اس اصول کو مانا جائے تو بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو نقصان دہ ہیں لیکن حرام نہیں قرار دی گئیں۔ مثلاً سڑا ہوا کھانا کھا کر ایک آدمی بیمار تو ہو جائے گا لیکن اس کے اس فعل کو حرام نہیں کہا جائے گا۔ اور یہ حرام نہ ہوتے ہوئے بھی سؤر سے ہزار درجے زیادہ نقصان دہ ہے۔ اس لئے اس بحث میں نہیں پڑنا چاہیئے کیونکہ یہ بحث ہی غلط ہے۔ کیونکہ جب ہم عملاً بسم اللہ نہیں پڑھتے تو ایسا کھانا بغیر کسی ظاہری نقص کے حرام ہو جاتا ہے اب کسی جانور کو ذبح کرتے وقت عملاً کسی غیر اللہ کا نام لے دینے سے کونسے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ آپ کی اس طرز بحث میں آپ یہ کس طرح ثابت کریں گے کہ یہ حرام ہے اس لئے پہلے بنیادی فلسفہ صحیح کریں پھر آپکو کسی ایسی اُلجھن میں پڑنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ حلت اور حرمت کا بنیادی اصول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مالک ہے اور مالک کا یہ حق ہے کہ اپنی ملکیت کا اظہار کرے۔ اس نے چیزیں پیدا کی ہیں لہٰذا ہر چیز اُس کی ملکیت ہے اور مالک کی اجازت کے بغیر کھانا منع ہے۔ بعض جگہ وہ اجازت دیتا ہے اور بعض جگہ وہ روک دیتا ہے۔ شجرۂ ممنوعہ کا یہی فلسفہ ہے۔ جہاں وہ روکتا ہے۔ وہاں رُک جاؤ۔ اگر نہیں رُکو گے تو چوری بن جائے گی۔ اور چوری دُنیا کے ہر قانون میں حرام ہے ۔ حلال چیز کی چوری بھی حرام ہے اور حرام چیز کی چوری بھی حرام ہے۔

سارا مسئلہ یہ ہے کہ آیا مالک کو یہ حق حاصل ہے یا نہیں کہ وہ کسی چیز سے منع کر دے اور اپنے بندوں کی محبت کا امتحان لے۔ اس لئے بعض ایسی چیزیں جو بنی اسرائیل پر پہلے حرام تھیں بعد میں حلال ہو گئیں۔ ان میں ایک خمیر (YEAST) ہے جو پہلے حرام تھا بعد میں حلال ہو گیا۔ اگر ایسی چیزیں بنیادی طور پر نقصان دہ ہوتیں تو اللہ تعالیٰ بعد میں ان کو حلال کیوں کرتا۔ حلت اور حرمت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی ملکیت کی بناء پر ہے۔ اس لئے ہمیں ہر چیز پر بسم اللہ پڑھنے کا حکم ہے۔ جو اس بات کی یاد دہانی ہے کہ ہم اس چیز کو اس لئے نہیں کھا رہے کہ یہ چیز ہمیں میسر ہے بلکہ اس لئے کھا رہے ہیں کہ مالک نے ہمیں اس چیز کے کھانے کی اجازت دی ہے۔

(اوسلو ۔ ناروے 30.8.86)

ویڈیو (VIDEO) کیسٹ

فرانکفورٹ مشن میں ویڈیو کیسٹ دستیاب ہیں (فی کیسٹ 14 مارک) جلسہ سالانہ لندن مکمل سیٹ 70 مارک میں مہیا ہو سکتا ہے۔ شعبہ سمعی بصری سے تحریری رابطہ فرمائیں (مقصود احمد طاہر جنرل سیکرٹری)

کس حد تک ہم نے اپنے وقت کو ضائع کیا

جماعت کے قیام کا ایک مقصد ہے۔ ایک خاص رُخ ہے۔ خاص ترتیب سے یہ جماعت قائم فرمائی گئی ہے اور اعلیٰ مقاصد کی پیروی کے لئے خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کو جیسے ہانک کرلے جاتے ہیں۔ اس طرح باندھ کر اور ایک خاص مقصد کی طرف، ایک خاص رُخ کی طرف لے جا رہے ہیں۔ تو جہاں حیات کا ایسا اعلیٰ نظام موجود ہے وہاں اس خیال سے غافل ہو جانا کہ موت کا بھی نظام ہوگا یہ بڑی بے وقوفی ہوگی۔ جو قومیں زندہ کی جاتی ہیں جن کو ارتقاء کے رستے پر چلایا جاتا ہے اُن کے موت کے بھی اسباب مقدر ہوتے ہیں اور معیّن ہوتے ہیں اور قرآن کریم نے اُن اسباب پر کثرت سے روشنی ڈالی ہے۔ اُن میں سے کچھ اسباب یہاں آپ آج دیکھ رہے ہیں۔ یعنی مغربی دُنیا میں بسنے والے یا مشرقی دُنیا میں، مادہ پرست قوموں میں بسنے والے، جاپان میں بھی دیکھ رہے ہوں گے، اُن کی زندگی کا مقصد سوائے دنیا طلبی کے، اور عیش پرستی کے اور کچھ بھی نہیں۔ اگر ہمارا یہ مقصد نہیں ہے تو پھر ہمارا مقصد کیا ہے ہم نے کس حد تک اُس کی پیروی کی کس حد تک اس سال میں اس کی پیروی سے غافل رہے کون سے موجبات ہیں جو ہمیں پیروی سے غافل رکھنے میں عمل پیرا ہیں کون سے ایسے محرکات ہیں جن کے نتیجہ میں ہم پہلے سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھ سکتے ہیں۔

...... ایک زندہ، باشعور قوم کا ردّ عمل سال کے اختتام پر اور سال کے آغاز پر اس کو پھر آگے رائج کرنا اس پروگرام کو اور بڑی ہمت اور محنت اور توجہ کے ساتھ یہ کوشش کرتے چلے جانا کہ یہ پروگرام صرف فرض کی دُنیا میں، خیالی دُنیا میں نہ رہے تصوّرات کی دُنیا میں نہ رہے بلکہ عمل کی دُنیا میں ڈھل جائے یہ ہے ایک باشعور، زندہ قوم کا کام۔

جہاں تک انفرادی تعلق ہے ہر شخص کا اپنے نفس کا محاسبہ الگ الگ ہوگا۔ کئی ایسے دوست ہوں گے جنہوں نے گزشتہ سال اس طرح شروع کیا غفلت کی حالت میں کہ کوئی نیک ارادہ باندھا ہی نہیں وہ بھی اس حرکت کرتے ہوتے پلیٹ فارم پر حرکت کر رہے ہیں۔ جو مادہ پرست قوموں کا پلیٹ فارم ہے اور خود وہ ایک سال سے دوسرے سال میں داخل ہو جاتے ہیں اُن کو پتہ ہی نہیں کہ اُن کا رُخ کس طرف ہے ایسی قوموں تک اگر میری آواز پہنچے، اُن کو اگلے سال کا آغاز کرنے سے پہلے اپنے اس سال کا اس نقطۂ نگاہ سے جائزہ لینا چاہیئے کہ سارا سال کون سی ایسی بدیاں تھی جن سے وہ غافل رہے ہیں۔ کون سی ایسی نیکیاں تھیں جنہیں وہ اختیار کر سکتے تھے لیکن نہیں کیا۔ نظام جماعت میں ان کا کیا مقام ہے خدمت کے کونسے مواقع تھے جو انہوں نے ضائع کیے۔ کس حد تک اُن کا وجود جماعت کے لئے مفید ہے۔ کس حد تک وہ بنی نوع انسان کو اللہ کی طرف بلانے میں کامیاب رہے ہیں۔ یا **اپنی اولاد کو خدا کی طرف متوجہ کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔**

اس لحاظ سے جب آپ جائزہ لیں تو جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے مختلف افراد کا، انفرادی طور پر الگ الگ جائزہ ہوگا اور الگ الگ جواب ہوں گے اور اس کے متعلق ایک بھی کوئی جواب ایسا پیش کیا ہی نہیں جا سکتا جو سب کے لئے یکساں ہو فرد فرد سے اُس کے بدلتے ہوئے حالات کے نتیجے میں مختلف قسم کے سوال ہونے چاہئیں اور اگر وہ سب سوالات خود اُٹھائے اپنے اوپر تو اُس کے جواب بھی مختلف ہوں گے لیکن **جس امر کی طرف مَیں متوجہ کرنا چاہتا ہوں** وہ ایک سوال ہے جو سب کیلئے مشکل ہے کہ، کس حد تک ہم نے اپنے وقت کو ضائع کیا اور کس حد تک ہم نے اپنے وقت کو بالارادہ قیمت وصول کرنے کی کوشش کی۔ اگر اس سوال کو ہم ہر ایک سے پوچھیں یا ہر ایک اپنے آپ سے پوچھے تو حیران ہوگا یہ جواب پا کر اپنے نفس سے کہ مَیں نے اپنے

(باقی صہ 7 پر)

ہماری تبلیغی ذمہ داریاں اور اسلام کا شاندار مستقبل

(شہزادہ قمرالدین مبشر نیورن برگ)

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر اسلام کے شاندار مستقبل کی نشاندہی فرمادی ہے چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کیساتھ یاد کیا جائے گا۔" تذکرہ صفحہ 462

ماضی میں اسلام کی مختلف ممالک میں ترقی کے علل واسباب اور مواقع پر غور کرنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اسلام کا نقش وہاں آسانی سے ثبت ہو گیا جہاں کسی اور مذہب کا نقش موجود نہ تھا اور لوح سادہ تھی اب چین، روس اور ایک حد تک مشرقی یورپ بھی لوح قلب سے تمام مذاہب کے نقوش مٹا رہا ہے۔

جونہی اشتراکیت کا زور ٹوٹا ان ممالک کے لوگوں کی دین حق کیلئے طبعی پیاس ظاہر ہوگی اور اگر اس وقت ہم اسلام مؤثر اور صحیح طور پر پیش کر سکے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زار روس کا عصاء دینے والی پیشگوئی انشاءاللہ ہمارے ہاتھوں ہی پوری ہوگی اگر ایٹمی تباہی نے مسیحی ممالک کی مادی قوت کو توڑ نہ دیا تو پھر مسیحیت اسلام کے مقابل پر آئے گی اور اس کے علاوہ بدھ مت سے بھی مقابلہ ہوگا یہی دو عالمی تبلیغی مذاہب ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں ایسا علم کلام بخشا ہے کہ اگر ہم اس کا فہم قائم رکھیں اور اس طرح صحیح طور پر قرآن کریم کے ساتھ جہاد کبیر کریں تو جیسے ماضی میں ہمارے آباء کو کامیابی حاصل ہوئی اب بھی انشاءاللہ حسب الہام الٰہی "ہماری فتح" "ہمارا غلبہ" ہوگا مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم پاک ہوں ہمارے اخلاق بلند ہوں ہمارے اندر تاریکی نہ رہے ہم اپنے قول سے ہی نہیں بلکہ خاموش عمل سے بھی **اسلام** اور **احمدیت** کی طرف کشش کا موجب ہوں

ہم میں **فریضہ تبلیغ کی اہمیت** کا احساس ہو اور ہم اس کام میں دیوانہ وار لگ جائیں۔ اپنی زندگیاں خدمت دین کیلئے وقف کریں۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اپنوں میں بیگانوں میں خدا کے نام کو بلند کریں اور اس کے رسولؐ اور اس کے مسیحؑ کا پیغام ہر چھوٹے بڑے کو پہنچانے کیلئے کوشش کرتے رہیں۔ اپنے اموال کو خدا کی راہ میں خرچ کریں۔ تحریک جدید کو ہر رنگ میں تقویت دیں غیر زبانیں سیکھیں اور ہم تاجر ہوں یا پیشہ ور مزدور ہوں یا محض بیکار اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے دنیا میں پھیل جائیں یہ اقدام وسعت وکثرت کے حصول کے لئے ہی نہیں بلکہ ہماری بقائے کے لئے بھی ضروری ہے۔ (اقتباس تبلیغ اسلام اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:۔

"اے ابراہیم ثانی کے پرندو! اگر احیاء چاہتے ہو تو دنیا میں پھیل جاؤ... ... کہ کامیابی کا ذریعہ یہی ہے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1937ء)

ایک اور موقع پر حضور فرماتے ہیں:۔

"اگر تم دنیا میں نہ پھیلے اور سو گئے تو وہ تمہیں گھسیٹ کر جگائے گا اور ہر دفعہ کا گھسیٹنا پہلے سے زیادہ سخت ہوگا پس پھیل جاؤ دنیا میں پھیل جاؤ مشرق میں پھیل جاؤ مغرب میں پھیل جاؤ شمال میں پھیل جاؤ جنوب میں پھیل جاؤ یورپ میں پھیل جاؤ امریکہ میں پھیل جاؤ جزائر میں پھیل جاؤ چین میں پھیل جاؤ جاپان میں اور پھیل جاؤ دنیا کے کونے کونے میں یہاں تک کہ دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہ ہو جہاں تم نہ ہو پس تم پھیل جاؤ جیسے صحابہ پھیلے پھیل جاؤ جیسے قرونِ اولیٰ کے مسلمان پھیلے۔ تم جہاں جاؤ اپنی عزت کے ساتھ سلسلے کی عزت قائم کرو جہاں پھر اپنی ترقی کے ساتھ سلسلے کی ترقی کا موجب ہو۔"

(خطبہ جمعہ: 15 فروری 1936ء بحوالہ الفضل جلد 23)

گردشِ ایام پر غور کیجیے

تحریر: موسیٰ احمد چوہدری

اہلِ مکہ نے جب مسلمانوں پر تکلیفوں کی انتہا کر دی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہجرت کیلئے کہا چند مجبور و بے قصور اپنے اثاثے چھوڑ کر ہجرت کر گئے اور باقی مسلمانوں پر مکہ کے رہنے والوں کی زیادتیاں اور ظلم طول پکڑ گئے جب اُن کے یہ طریق کارگر نہ ہوئے تو انہوں نے مشورہ کیا اور پھر فیصلے کا اعلان کیا کہ "مسلمانوں کے ساتھ بائیکاٹ کر دیا جائے اور ان سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھا جائے اور نہ ہی لین دین کیا جائے۔"

چنانچہ اُس دن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی گلیوں میں تبلیغ کی غرض سے نکلے تو کسی نے بھی آپ سے کلام نہ کیا۔ اور نہ ہی کسی نے معمول کے مطابق حرکت کی۔ تب آپ اس صدمہ اور غم سے خاموش لیٹ گئے۔ یہاں تک کہ خدا نے آپ کو تسلّی دی۔

جب مکہ میں حالات اور خراب ہو گئے تو حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ (ساتھیوں) نے ہجرت کی تیاری شروع کی تو وہ مسلمان جو خالصتاً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کی وجہ سے مکہ میں مقیم تھے ہجرت کر گئے۔ اس طرح مکہ کی گلیوں میں وہ پہلے سی رونق نہ رہی۔

غارِ ثور میں قیام کرنے کے بعد اور مدینہ کی طرف روانہ ہونے سے قبل حضور نے اپنا چہرہ مبارک شہر مکہ کی جانب کیا۔ جسمیں آپ کے آباؤ اجداد رہتے چلے آرہے تھے جہاں آپؐ پیدا ہوئے (اور جس میں آپ مبعوث ہوئے) اور نبوت کا انعام اللہ تعالےٰ سے پایا۔ ایک نظر ڈالی اور شہر کو مخاطب کر کے فرمایا۔ "اے مکہ کی بستی تو مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے مگر تیرے لوگ مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے۔" اس وقت حضرت ابوبکرؓ نے بھی نہایت افسوس سے کہا "ان لوگوں نے نبی کو نکالا ہے ضرور ہلاک ہونگے"۔

ہجرتِ مدینہ کے بعد مسلمان پھر خدائے واحد و یگانہ کے فضل و کرم سے تبلیغ میں مصروف ہو گئے انہی دنوں کا ایک واقعہ ابوسفیان کی زبانی حضرت ابن عباس نے بیان فرمایا ہے۔ جس سے اہلِ ایمان کا ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔

بیانِ ابوسفیان "جن دنوں میرے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کشمکش کفر و اسلام تھی اس وقت اتفاقاً میں شام میں تھا۔ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام توحید قیصر روم ہرقل کے نام آیا۔ اس کے لانے والے دحیہ کلبیؓ تھے۔ انہوں نے وہ پیغام بصرہ کے حوالے کر دیا اور اُس نے قیصرِ روم ہرقل کے پاس بھجوا دیا۔"

ہرقل نے کہا کہ اگر کوئی عرب قافلہ یہاں آیا ہوا ہے تو اسے بھی پیش کرو تاکہ میں اس شخص کے حالات دریافت کروں چنانچہ ہمیں بلایا گیا۔ چند دیگر قریش بھی میرے ساتھ تھے ترجمان بلوایا گیا۔ میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے اور مجھے قیصر روم ہرقل کے سامنے بٹھایا گیا۔ پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ اگر ابو سفیان جھوٹ بولے تو اس کے ساتھی اسکی فوراً تردید کریں۔

سوالات	جوابات ابوسفیان	قیصر روم ہرقل کا تبصرہ
1. یہ شخص جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ جس کا خط میرے پاس آیا ہے۔ کیا تم اُس کو جانتے ہو اسکا خاندان کیسا ہے۔	1. وہ اچھے خاندان کا ہے۔ اور میرے رشتہ داروں میں سے ہے۔	1. انبیاء اسی طرح اپنی قوم کے شریف خاندانوں میں بھیجے جاتے ہیں۔
2. دعویٰ نبوت سے پہلے کوئی الزام لگایا گیا ہو۔	2. نہیں	2. جو شخص انسانوں کے متعلق جھوٹ نہیں بولتا وہ خدا کے متعلق جھوٹ نہیں بول سکتا۔
3. اس کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے۔	3. نہیں	3. اگر اس کے خاندان میں کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہہ سکتا تھا کہ وہ بادشاہت چاہتا ہے۔

4. اس پر ایمان لانے والے لوگ طاقت ور ہیں یا کمزور۔	4. کمزور لوگ	4. انبیاء پر پہلے کمزور لوگ ہی ایمان لایا کرتے ہیں۔
5. ماننے والوں کی تعداد کم ہو رہی ہے یا بڑھ رہی ہے۔	5. بڑھ رہی ہے	5. ایمان جب دلوں پر اثر کرتا ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے۔
6. کیا کچھ لوگ دین کو بُرا سمجھ کر چھوڑ گئے یا لوگوں کے ڈر سے چھوڑ گئے ہیں۔	6. نہیں	6. ایمانی طاقت اسی کو کہتے ہیں۔ سوائے خدا کے کسی کا خوف نہیں رہتا۔
7. اس سے پہلے بھی وہاں کسی نے یہ دعویٰ کیا ہے۔	7. نہیں	7. اگر ایسا ہوتا تو کہا جا سکتا تھا کہ وہ کسی کی نقل کر رہا ہے۔
8. اس نے کبھی معاہدہ شکنی کی ہو۔	8. آج تک تو نہیں۔ مگر اب ہم نے ایک نیا عہد باندھا ہے۔ دیکھیں اسکے متعلق کیا ہوتا ہے۔	8. انبیاء کا طریق ایسا ہی رہا ہے۔
9. کبھی تمہارے اور اس کے درمیان جنگ بھی ہوئی ہے۔ اگر ہوئی ہے تو نتیجہ کیا رہا۔	9. جنگ ہمارے اور اُسکے درمیان گھاٹ کے ڈول کی طرح رہی۔ جسکو کبھی وہ ہم سے اور کبھی ہم اس سے چھین لیتے۔	9. انبیاء کی آزمائش اسی طرح ہوتی ہے اور نتیجہ انہی کے حق میں ہوتا ہے۔
10. وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے۔	10. ایک خدا کی عبادت کرو۔ کسی کو اللہ کا شریک نہ بناؤ۔ سچ بولو۔ برائی سے بچو۔ اخوت و محبت سے رہو اور امانت کا حق ادا کرو۔	10. اگر یہ سب صحیح ہے تو یقیناً وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے اور نبی ہے۔

مجھے یہ تو علم تھا کہ وہ ظہور کرنے والا ہے۔ لیکن یہ گمان نہ تھا کہ وہ تمہاری قوم میں پیدا ہوگا۔ اگر مجھے یہ یقین ہوتا کہ میں اس تک پہنچ سکوں گا تو میں خود اس کی زیارت کرتا۔ قیصر روم ہرقل کی باتوں نے اس کے درباریوں میں جوش پیدا کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ تم مسیحی ہو کر ایک غیر قوم کے آدمی کی صداقت کا اقرار کر رہے ہو۔ اور دربار میں احتجاج کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ اس پر دربار کے افسروں نے جلدی سے مجھے اور میرے ساتھیوں کو دربار سے باہر نکال دیا۔

باہر نکل کر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ ابو کبشہ کے فرزند (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کا اثر بڑھتا جا رہا ہے۔ اس سے تو رومیوں کا فرمانروا بھی خوف کھا رہا ہے۔ اس کے بعد میں سمجھنے لگا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اثر و اقتدار غالب ہو کر رہے گا۔ آخر ایک دن اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں بھی اسلام کو داخل کر ہی دیا۔"

ہے کوئی جو اس گردشِ ایّام پر غور کرے !؟

ہدایات بسلسلہ بازار بموقعہ جلسہ سالانہ جماعت مغربی جرمنی

جلسہ سالانہ پر سٹال لگانے کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں افسر جلسہ سالانہ کے نام مسجد نور کے پتہ پر ارسال کریں 15 مارچ 88ء کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر غور نہیں ہو سکے گا۔ وقتِ مقررہ کے اندر بذریعہ ٹیلیفون (ٹیلیفون نمبر 06171-76952) بھی رجسٹریشن کروائی جا سکتی ہے۔ جو جماعتیں سٹال لگانا چاہتی ہوں اُنکے صدران سے گذارش ہے کہ صرف تبلیغی تعلیمی و تربیتی نکتہ نگاہ سے سٹال کی تیاری کریں۔ کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ، تصاویر خلفاء اقدس اور سٹکرز وغیرہ کا سٹال ہو۔ سٹال پر اشیاء کے نرخنامے لکھ کر نمایاں طور پر چسپاں کرنا ضروری ہوگا۔ جماعتی وقار اور عمومی صفائی کا خاص خیال رکھا جانا ضروری ہے۔ شعبہ بازار سے مکمل تعاون کرنا ہوگا۔ (منتظم بازار)

احادیث نبویؐ کی روشنی میں کھانے پینے کے آداب

۱ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر آپؐ کو پسند ہوتا تو تناول فرما لیتے اگر ناپسند ہوتا تو چھوڑ دیتے۔ (بخاری)

۲ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنے گھر والوں سے روٹی کے ساتھ کھانے کیلئے لازمہ طلب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت سرکہ کے سوا اور کچھ نہیں۔ آپؐ نے طلب فرمایا اور کھانے لگے اور فرماتے جاتے تھے کہ سرکہ بھی کیسا عمدہ لازمہ ہے، سرکہ بھی کیا عمدہ لازمہ ہے۔ (مسلم)

۳ حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کو کسی دعوت پر بلایا جائے تو قبول کرے۔ اگر روزہ رکھا ہوا ہے تو وہاں پر دُعا ہی کرلے اور اگر بے روزہ ہے تو کھانے میں شریک ہو۔ (مسلم)

۴ حضرت وحشی بن حربؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہؓ آپؐ کے پاس حاضر ہوئے عرض کیا کہ ہم کھانا کھاتے ہیں مگر سیر نہیں ہوتے آپؐ نے فرمایا کہ شاید تم لوگ الگ الگ بیٹھ کر کھانا کھاتے ہو۔ انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اکٹھے مل کر اللہ کا نام لے کر کھایا کرو تو کھانے میں برکت ہوگی۔ (ابو داؤد)

۵ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی سانس میں پانی نہ پیتے تھے بلکہ پینے میں تین دفعہ سانس لیتے تھے۔ (بخاری)

۶ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ہی سانس میں اونٹ کی طرح سارا پانی نہ پی جایا کرو بلکہ دو یا تین دفعہ سانس لے کر پیا کرو اور پینے سے پہلے اللہ کا نام لو اور پی چکو تو اللہ کا شکریہ ادا کرو۔ (ترمذی)

۷ حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ برتن میں آدمی پھونک مارے (بخاری)

۸ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچی لسی لائی گئی۔ اس وقت آپؐ کے دائیں طرف ایک گاؤں کا آدمی بیٹھا تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپؐ نے پی کر بچا ہوا اس گاؤں والے کو دے دیا اور فرمایا کہ دائیں طرف سے دَور چلنا چاہیئے۔ (بخاری)

بقیہ:- کس حد تک ہم نے اپنے وقت کو ضائع کیا۔ صـ 3 سے آگے

وقت کی قیمت کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی کبھی سوچا ہی نہیں کہ میرے وقت کی ایک قیمت ہے۔ اس پہلو سے جب ہم جائزہ لیتے ہیں تو عموماً ایک بات ضرور سامنے آتی ہے کہ ہم اپنے وقت کا اکثر حصہ یعنی بچے ہوئے وقت کا جس پر ہمارا اختیار تھا، ضائع کر دیتے ہیں اور نیک مقاصد پر اسکو استعمال نہیں کرتے...... **ایک بڑی اہم بات** ۔ یہ ایک بڑی اہم بات ہے ملنے تو جانا ہے اور لوگوں نے ملنے بھی آنا ہے اُس وقت ہم کیا باتیں کرتے ہیں۔ کیا خدا کی بات کرتے ہیں دین کی بات کرتے ہیں، کیا مادہ پرست لوگوں پر ایسا تبصرہ کرتے ہیں جسکے نتیجہ میں ہمارے بچوں کی راہنمائی ہو۔ کیا خدا تعالیٰ کے ساتھ خاص تعلقات کی باتیں کرتے ہیں، کیا نیک لوگوں کی سیرت کا ذکر چلتا ہے، کیا دُعاؤں کی قبولیت کا ذکر چلتا ہے۔ کیا ایسے مسائل کا ذکر چلتا ہے جن سے بچنا ہماری اگلی نسلوں کیلئے ضروری ہے اگر یہ سارے ذکر چلتے ہوں تو تفریح بھی ہو جاتی ہے اور اسوقت کا بہترین مصرف بھی ہو جاتا ہے... لیکن وقت کا جو بھی مصرف ہے اُس میں سے اچھا بھی ہے اور بُرا بھی ہے۔ اچھا مصرف اختیار کرنا چاہیئے۔ اس کا جائزہ آپ لیں کہ گزشتہ سال جو آپ نے بہت سا وقت ضائع کیا ہے اور اپنی اگلی نسلوں کو بھی ایسے سمت میں دھکیلا ہے جہاں سے بعد میں آپ اُنکو بلانا بھی چاہیں گے تو نہیں آسکیں گے واپس۔ اسکی بجائے آئندہ ایک باشعور بالغ نظر قوم کے انداز میں اپنے وقت کا جائزہ لیں اور آئندہ کیلئے بہتر پروگرام بنائیں۔ (ماخذ خطبہ جمعہ فرمودہ 26، دسمبر 1986ء)

نذرانۂ عقیدت بحضورِ اقدسؐ

(یعقوب امجد صاحب کھاریاں کینٹ)

ہے شمعِ رسالتؐ فروزاں فروزاں
خیاباں خیاباں، گلستاں گلستاں

وہ خُلقِ مجسّمؐ، وہ رحمت کا عالمؐ
وہ نورِ نبوّت، درخشاں درخشاں
عقیدت کی راہیں کُشادہ کُشادہ
در و بام سارے، چراغاں چراغاں

اے آہو! تو بھٹکا ہے سوئے حرم سے
تو سوئے حرم چل خراماں خراماں

ذرا آنکھ کھولو! یہ کیا ماجرا ہے؟
کہ مسلم سے مسلم ہراساں ہراساں
ہے اسلام گرچہ محبت سراپا
تو آہیں یہ کیسی، شبستاں شبستاں

ہیں مظلوم سارے نچھاور اُنہیںؐ پہ
جو رحمت کو لائے فراواں فراواں

جو خُلقِ محمدؐ کو اُسوہ پکڑتے
تو رہتے مسلماں، نمایاں نمایاں
ستم کار دنیا کے ظلمت کدے میں
ہے مسلم ابھی تک پریشاں پریشاں

رسالت کے خادم کہیں اُن کو کیسے
جو رہتے ہیں خنجر، بداماں بداماں

فوجِ احمدؐ دے جرنیل

(بشارت احمد صاحب ڈیٹسن باخ)

آؤ دوستو سارے رل کے تے
احمدیت دا عَلم بلند کرئیے
فوجِ احمد دے بن جرنیل سارے
فتح دِلاں نوں پیار دے نال کرئیے
دُکھ رہن نہ دیئے جہان دے وچ
ایہو جیا ایہناں دا علاج کرئیے
سارے جگ چوں نفرتاں دور کر کے
ہر پاسے محبتاں عام کرئیے
ربّا دے ہمت عاجز بندیاں نوں
تیرے دین نوں جگ دے وچ عام کرئیے
بُت خانیاں دے بُت توڑ کے تے
اللہ اکبر دا نعرہ بلند کرئیے
جیہڑی ہوئی غلام ضرورتاں دی
اوس دنیا نوں اسیں آزاد کرئیے
بلدی اگ دے وچوں دنیا نوں کڈھ کے تے
چاراں پاسے گلِ گلزار کرئیے

ادارہ
کی طرف سے
قارئین
کی خدمت
میں
سالِ نو
کی
مبارکباد

لمحہ ھٔ فکریہ ھٔ

شاید کہ تیرے دل میں اُتر جائے میری بات

عرفان احمد خان

برصغیر پاک و ہند سے

یورپین ممالک میں آنے والے یا تو وہ مسلمان تھے جو حصولِ تعلیم کی غرض سے ان ممالک میں آئے۔ اور یہاں قیام کے دوران ان کی تمام تر توجہ اپنے اس اعلیٰ مقصد کے حصول کی طرف رہی اور اپنے اس اعلیٰ مقصد میں کامیابی سے ہمکنار ہونے کے بعد وہ یہاں سے واپس لوٹ گئے۔ یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے اور اُس وقت تک جاری رہے گا تا وقتیکہ برصغیر کا تعلیمی معیار یورپین ممالک کے ہم پلّہ نہ ہو جائے۔

پھر ان یورپین ممالک میں آکر قیام کرنے والے دوسرے گروہ لوگ ہیں جنہوں نے محض لِلّٰہ یہ سفر اختیار کیا۔ اُن کے یہاں آنے کا مقصد یورپین باشندوں کو اسلام کی حسین تعلیم سے روشناس کروانا اور ان اقوام کی نمائندہ تنظیموں کی طرف سے اسلام اور بانیٔ اسلام آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ذاتِ بابرکات پر لگائے جانے والے الزامات کا جواب دینا اُن کا مقصود تھا۔ چنانچہ اُنہوں نے یورپ کی ظاہری شان و شوکت سے بے نیاز ہو کر اپنے مخصوص مطمحِ نظر کی طرف اپنا سفر مستقل مزاجی سے جاری رکھا۔ اور بالآخر وہ ان اقوام میں ایسی سعید فطرت روحیں تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے جن پر دینِ برحق کی حقیقت پورے طور پر کھل گئی۔

یہ مومنین جب بھی اپنے ربّ کے حضور سربسجود ہونے کیلئے جمع ہوتے تو تبلیغِ اسلام، اشاعتِ قرآن اور تعمیرِ مساجد کے نت نئے منصوبوں پر غور کرتے رہتے۔ چنانچہ ان مومنین کی کوششوں سے تعمیر ہونے والی مساجد کے دروازے آج بھی بلاتفریق مذہب و ملّت ہر اُس شخص کے لئے کھلے ہیں جو خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت بجا لانا چاہتا ہے یہی وجہ ہے کہ خدا تعالےٰ ان مساجد کے نمازیوں کی تعداد میں برکت پہ برکت دیتا چلا آرہا ہے۔

برصغیر پاک و ہند سے یورپ میں آکر آباد ہونے والے تیسرے نمبر پہ وہ لوگ ہیں جو اپنے معاشی حالات سے متاثر ہو کر بہتر مستقبل کی تلاش میں یہاں آکر آباد ہوئے اور پھر یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ ان لوگوں میں سے بھی ایک طبقہ ایسا تھا جو صرف حصولِ دنیا کا ہو کر رہ گیا لیکن اکثریت ایسی تھی جس نے رفتہ رفتہ اپنے حق عبادت کی بجا آوری کیلئے مساجد کی ضرورت کو بڑی سنجیدگی سے محسوس کیا۔ چنانچہ حالات اور توفیق کے مطابق چند دردمند مسلمانوں کی کوششوں سے پہلے سے بنی ہوئی رہائشی عمارات کے خاص حصّوں کو مساجد میں ڈھال کر اس منصوبہ کا آغاز کیا گیا۔ ان مساجد میں کی جانے والی تلقین کلام اللہ اور کلامِ رسول کی تشریحات پر مبنی تھی۔ نتیجتاً اُن مساجد کے نمازیوں کو کرایہ کے کمروں سے نکل کر اصلی مساجد تعمیر کرنے اور اُن میں سربسجود ہونے کی توفیق ملی۔

لیکن ایسی مساجد جن کے در و دیوار پر اسلام کے دوسرے فرقوں کے لئے دل آزار تحریرات پر مشتمل پوسٹر آویزاں تھے اور جن کے منبر سے کلام اللہ اور کلامِ رسول کے علاوہ فرقہ بندی اور تفرقہ بازی کی تدریس جاری رہی۔ ایسی مساجد آپس میں لڑائی جھگڑا اور فتنہ و فساد کے پیشِ نظر عدالتی کارروائیوں اور تالا بندی کا شکار ہوتی آرہی ہیں۔

جیسے کہ یورپ میں آکر آباد ہونے کا آغاز انگلستان سے ہوا تھا اور وہاں کے متعلقہ قوانین کی سختی کے بعد یورپ کے دوسرے ملکوں میں لوگ آباد ہونا شروع ہوئے۔ اسی طرح ایسی مساجد کا قیام بھی پہلے پہل انگلستان میں اور بعد میں یورپ کے دوسرے ممالک میں ہونا شروع ہوا ہے۔ اب اگر 1987 میں انگلستان کے اردو اخبارات میں شائع ہونے والی ان مساجد کے واقعات کی رو داد کو درست تسلیم کر لیا جائے یا پھر یکجا کر کے پڑھا جائے تو دل خون کے آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ایسے وقت میں جبکہ کشتیٔ اسلام کو اسلام دشمن مذہبی تنظیموں اور سیاسی حکومتوں کی طرف سے تھپیڑوں کا سامنا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ دنیا کا ہر مسلمان اسلام کے لئے ایک غیر معمولی غیرت کا اظہار کرتا کیونکہ آپس کے بظاہر چھوٹے چھوٹے اختلافات کو بھلا کر اسلامی یک جہتی کا مظاہرہ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

ایک عام مسلمان سے کیا شکوہ؟ مسلمان ممالک کی شاہی، سیاسی اور فوجی حکومتوں کا اپنا طرزِ عمل کسی بھی اسلامی مساوات اور اخوت و

جماعت جرمنی کیلئے

1988 میں اہم تقریبات

20 فروری — یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ (برائے احباب)
21 فروری (مطابق 20 فروری) یوم مصلح موعود رض (برائے مستورات)
27 فروری — پہلا یوم تبلیغ (جماعت جرمنی)
18، 19، 20 مارچ — ریفریشر کورس برائے عہدیداران
26 مارچ (مطابق 23 مارچ) یوم مسیح موعودؑ (برائے احباب)
27 مارچ (مطابق 23 مارچ) یوم مسیح موعودؑ (برائے مستورات)
یکم، دو، تین اپریل — جلسہ سالانہ مغربی جرمنی
20 اپریل (اندازاً) آغاز رمضان المبارک
30 اپریل — دوسرا یوم تبلیغ (جماعت جرمنی)
8 مئی — جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (مستورات کیلئے)
12 مئی — جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (برائے احباب)
19 مئی (اندازاً) عید الفطر
28 مئی (مطابق 27 مئی) یوم خلافت (برائے احباب)
29 مئی (مطابق 27 مئی) یوم خلافت (برائے مستورات)
17، 18، 19 جون — اجتماع خدام الاحمدیہ، لجنہ مغربی جرمنی
یکم دو تین جولائی — تربیتی کلاس
26 جولائی (اندازاً) عید الاضحیہ
6 تا 12 اگست — تربیتی کیمپ (برائے اطفال)
13 تا 19 اگست — تربیتی کیمپ (برائے ناصرات)
27 اگست — تیسرا یوم تبلیغ (جماعت جرمنی)
10، 11 ستمبر — اجتماع انصار اللہ جرمنی
8 اکتوبر — چوتھا یوم تبلیغ (جماعت جرمنی)
29 اکتوبر — جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (برائے احباب)
30 اکتوبر — جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (برائے مستورات)
16 نومبر — جلسہ یوم پیشوایان مذاہب
25 تا 31 دسمبر — آٹھویں تربیتی کلاس

(امیر جماعت احمدیہ)

(صفحہ 9 سے آگے)

یک جہتی کا مظہر نہیں۔ اگر کسی نیک دل کی طرف سے اسلام کے خلاف ہونے والی خطرناک سازشوں کی نشان دہی اور اُن کا حل تجویز کیا گیا تو اس آواز پر مذہبی تعصب کی بنیاد پر کان دھرنا مناسب خیال نہیں کیا گیا۔ —— عدالتی کاروائیاں مساجد پر تالا تو ڈلوا سکتی ہیں ٹوٹے ہوئے دل نہیں جوڑ سکتیں۔ ٹوٹے ہوئے دل اس روحانی تربیت کے نتیجہ میں جُڑا کرتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں مدینہ کے انصار مسلمان بھائیوں کے لئے اپنے آدھے مال سے دستبردار ہو گئے تھے۔

اب جبکہ مساجد میں فتنہ و فساد اور عدالتی کاروائیوں کی خبریں یورپین اخبارات میں یہاں کی اقوام کے اسلام کے خود ساختہ نام "محمڈن، محمد ازم" کے ساتھ شائع ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچے اور حقیقی پیار اور پھر آپ کے اور آپ کے ایک عاشقِ صادق کے اہل بیت میں شامل ہونے کی وجہ سے ہم جہاں ان واقعات پر دُکھ کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے وہاں ان مساجد کے منتظمین سے درخواست کرتے ہیں کہ سال نو کے آغاز پر ان مساجد کو امن کا گہوارہ بنائیں اور حفاظتِ اسلام کے نام پر التجا کرتے ہیں کہ آپس میں باہمی اتحاد کے لیے عہد کریں کہ فرقہ بندی کی بنیاد پر کسی انسان سے نفرت، تعصب کی آواز ان مساجد کے منبروں سے ہرگز بلند نہیں ہونے دیں گے۔ تاکہ یورپ میں آباد تمام فرقوں کے مسلمان اسلام کی حفاظت کے لئے سیسہ پلائی دیوار ثابت ہوں اور تا

؎ کشتیٔ اسلام تا ہو جائے اس طوفاں سے پار

اعلان

جن احباب نے ملک خالد محمود صاحب (برٹش ایئرویز ربوہ) حال جرمنی سے کوئی رقم لینی تھی اور ابھی تک اس کی ادائیگی نہیں ہوئی اُن احباب سے درخواست ہے کہ وہ دفتر ہذا کو تفصیلاً لکھیں کہ کتنی رقم کس سلسلہ میں انہوں نے لینی ہے تاکہ ادائیگی کے سلسلہ میں ان کی مدد کی جا سکے۔

(محمد عاقل خان نیشنل سیکرٹری امور عامہ)

بدظنی سے بچو!

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا" (الحجرات)

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسّس سے کام نہ لیا کرو اور تم میں سے بعض، بعض کی غیبت نہ کیا کریں۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے بھائی کو کافر کہتا ہے تو یہ کفر ان میں سے کسی ایک پر ضرور آپڑتا ہے اگر تو وہ شخص جسے کافر کہا گیا ہے واقعہ میں کافر ہے تو بہتر ورنہ یہ کفر اس پر لوٹ آئے گا جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا ہے۔ (مسلم کتاب الایمان)

بقیہ:۔ صہ 1 سے آگے

چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے۔ لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہیئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے اترتی ہے۔ تم راستباز اس وقت بنو گے جب کہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلّی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ منہ سے ان شاء اللہ بھی نہیں نکالتے ان کے پیرو مت بن جاؤ۔" (کشتی نوح صہ 30 - 32)

موصی احباب مکرم سید حفیظ اللہ شاہ صاحب وصیت نمبر 23162، مکرم رانا مسعود احمد صاحب وصیت نمبر 24939، محترمہ شمیم بشریٰ صاحبہ وصیت نمبر 20115 8 (سیکرٹری وصایا)

ہدایات برائے موصیان

1۔ موصیان کو اصل آمد فارم ارسال کیئے گئے ہیں اپنی پہلی فرصت میں یہ فارم پُر کر کے مقامی سیکرٹری مال کی تصدیق کے ساتھ شعبہ وصایا کو مرکز فرینکفرٹ میں ارسال کریں۔

2۔ حصہ آمد ادا کرتے وقت رسید پر وصیت نمبر لکھوایا کریں۔ نئی وصیتوں پر مجلس کارپرداز کی کاروائی مکمل ہونے تک وصیت نمبر کے لکھنے کی بجائے لفظ "امانت" لکھوایا کریں۔

درج ذیل کوائف شعبہ وصایا کو ارسال نہ کرنے والے موصیان سے درخواست ہے کہ فوری طور پر ان کوائف سے مطلع فرمائیں۔

1۔ نام 2۔ ولدیت/زوجیت 3۔ عمر 4۔ جماعت 5۔ وصیت نمبر 6۔ موجودہ ایڈریس 7۔ پاکستان کا ایڈریس

مندرجہ ذیل موصیان فوری طور پر فرانکفرٹ کے رابطہ کریں تاکہ مرکز ربوہ سے ان کی ضروری ڈاک انہیں بھجوائی جا سکے۔ (باقی کالم نمبر 1 میں)

بینکوں کا سود اور اشاعتِ اسلام

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ایک استفسار کے جواب میں سود کے متعلق فرمایا:۔

"ہمارا یہی مذہب ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی ہمارے دل میں ڈالا ہے کہ ایسا روپیہ اشاعتِ دین کے کام میں خرچ کیا جاوے یہ بالکل سچ ہے کہ سود حرام ہے لیکن اپنے نفس کے واسطے۔ اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں جو چیز ہوتی ہے وہ حرام نہیں ہو سکتی کیونکہ حرمت اشیاء کی انسان کیلئے ہے نہ اللہ کے واسطے پس سود اپنے نفس کیلئے، بیوی بچوں، احباب رشتہ داروں اور ہمسائیوں کیلئے بالکل حرام ہے لیکن اگر یہ روپیہ خالصتاً اشاعتِ دین کیلئے خرچ ہو تو حرج نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صہ 16)

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بیرونی ممالک میں ہمارے کئی ایک احمدی دوستوں کی رقوم بنکوں میں پڑی ہوئی ہیں بنک میں جو روپیہ پڑا ہے اس پر جو سود ملتا ہے وہ ذاتی استعمال کیلئے جائز نہیں اور نہ ہی یہ سودی روپیہ چندہ کے طور پر دیا جا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق سود کا روپیہ صرف اشاعت اسلام پر خرچ ہونا چاہیے"۔

احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنے اموال کو پاک کریں اس کا سب سے اچھا طریق یہ ہے کہ ایسی رقوم جو بنکوں میں پڑی ہیں انہیں مرکزی اکاؤنٹ جو لندن میں کھل چکا ہے وہاں جمع کرائیں۔ اس اکاؤنٹ سے اشاعت اسلام پر مال خرچ کیا جائیگا۔

ایک وضاحت ۔ سودی روپیہ کا استعمال صرف اس صورت میں جائز ہے کہ آپ نے بصورت مجبوری کوئی قرض لیا ہو جس پر آپ کو سود ادا کرنا پڑ رہا ہو آپ کے پاس جو رقم سود کی صورت میں آئے وہ سودی قرضوں کی کٹوتی میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ (عطاء اللہ کلیم مشنری انچارج)

گجراتی ترجمہ قرآن — انصار اللہ

مجلس انصار اللہ مغربی جرمنی کے جملہ اراکین سے گذارش ہے کہ گجراتی زبان میں ترجمۂ قرآن کی مقدس ذمہ داری جو عالمی مجلس انصار اللہ کے ذمہ ڈالی گئی ہے اُس کے سلسلہ میں اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کی طرف جلد از جلد توجہ فرمادیں۔ صرف ۲½ ماہ باقی ہیں۔

جنہوں نے ابھی تک وعدہ نہیں کیا وہ اپنے ریجنل زعماء سے رابطہ کرکے اس سعادت میں شامل ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(عبد الغفور بھٹی ناظم اعلیٰ انصار اللہ مغربی جرمنی)

کولون ریجن سے

ترجمہ قرآنِ پاک گجراتی زبان

کی تحریک میں حصہ لینے والے انصار

مکرم رانا محمد خالد صاحب	DM. 600.00
مکرم رانا محمد خان صاحب	〃 100.00
مکرم میجر عبد الوحید ظفر رانا صاحب	〃 100.00
مکرم محمد یعقوب خان صاحب	〃 200.00
مکرم محمد اعظم خان صاحب	〃 200.00
مکرم عبید اللہ صاحب	〃 100.00
مکرم منظور احمد صاحب	〃 100.00
مکرم عبد الرشید صاحب ندیم	〃 500.00
مکرم چوہدری محمد ارشد صاحب	〃 100.00
مکرم چوہدری سعید الدین صاحب	〃 500.00
مکرم چوہدری عبد الشکور صاحب	〃 50.00
مکرم سید شبیر حسین صاحب	〃 50.00
مکرم ملک منیر احمد صاحب	〃 50.00
مکرم ناصر احمد صاحب سعود	〃 50.00
مکرم چوہدری علی احمد صاحب	〃 40.00
مکرم منور احمد صاحب اختر	〃 30.00
مکرم رؤف احمد صاحب	〃 30.00
مکرم رانا نفیس الرحمٰن صاحب	D.M 30.00
مکرم محمد یحیٰ صاحب	〃 25.00
مکرم شیخ عبد الصمد صاحب	〃 20.00
مکرم چوہدری محمد نذیر صاحب	〃 20.00
مکرم مجید اللہ صاحب	〃 20.00
مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب	〃 20.00
مکرم عبد الکریم صاحب	〃 20.00
مکرم عزیز احمد صاحب	〃 20.00
مکرم محمد شریف صاحب	〃 15.00
مکرم شیخ نذر محمد صاحب	〃 10.00

احباب جماعت کی خدمت میں متذکرہ بالا انصار بھائیوں کیلئے خاص طور پر دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید مالی اور دینی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

زیورات کی قربانی پیش کرنے والی مستورات

محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم ظہور احمد صاحب	(BUSTEHUD)	کانٹے ایک جوڑی
محترمہ ناہید بشیر صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد صاحب	(GROß GERAU)	کانٹے ایک جوڑی، انگوٹھی ایک عدد
محترمہ منصورہ کھوکھر صاحبہ اہلیہ مکرم عبد القیوم کھوکھر صاحب	〃	انگوٹھی ایک عدد
محترمہ شہناز منشاد صاحبہ اہلیہ مکرم منشاد وسیم صاحب	(LAMSPRINGE)	انگوٹھی دو عدد
عزیزہ ثمرین خالد صاحبہ	(GROß GERAU)	لاکٹ زنجیر والا ایک عدد

(محمد مستقیم مغربی جرمنی)

دعائیہ خطوط

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھنے والے احباب سے گذارش کی جاتی ہے کہ اپنا ایڈریس صاف اور اندر (تحریر والے) صفحہ پر لکھا کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے بہت سے احباب کے خطوط ہمارے پاس مرکز فرانکفرٹ میں ایڈریس نہ ہونے کی وجہ سے پڑے ہیں احباب سے گذارش کی جاتی ہے کہ اس طرف توجہ فرمائیں۔

"اخبارِ احمدیہ" آپ کی تجاویز کا منتظر

صدران متوجہ ہوں

جماعت احمدیہ کی نئی تجنید مکمل کرنے کیلئے تمام صدران کو نئے فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ مگر ابھی تک صرف چند جماعتوں کی طرف سے نئی تجنید وصول ہوئی ہے۔ تمام صدران سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد نئی تجنید مکمل کروا کر بھجوائیں۔ شکریہ۔

(جنرل سیکرٹری جماعت مغربی جرمنی)

ولادتیں

- مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ HILDE کے ہاں اللہ تعالیٰ نے بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور اقدس نے ازراہِ شفقت نومولودہ کا نام فائزہ تجویز فرمایا ہے۔ اعانت اخبار احمدیہ کے لئے 20/- مارک کی ادائیگی کے ساتھ دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ بچی کو نیک خادمہ دین بنائے اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔ (بشارت احمد محمود مبلغ کولون مشن)

- مورخہ 6 دسمبر 87 کو خاکسار کے بھائی مکرم شاہد لطیف صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام امۃ الرؤف تجویز کیا گیا ہے۔ احباب سے بچی کی درازیٔ عمر اور نیک خادمہ دین کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (عبد القادر)

- مکرم مبارک احمد صاحب صدر جماعت KASSEL کو مورخہ 18/11/87 اللہ تعالیٰ نے بچی سے نوازا ہے۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام شاہدہ سوسن تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے نومولودہ کی صحت اور درازیٔ عمر کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

درخواستِ دُعا

میرے انکل مکرم حمید احمد صاحب آف ربوہ عرصہ تقریباً دس 10 ماہ سے ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں ڈاکٹر حالت قدرے بہتر بتاتے ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے انکل محترم کو کامل شفا عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے آمین۔ (نصر اللہ ناصر)

دُعائے مغفرت

مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب عارف مربی سلسلہ عالیہ 29 اگست کو پاکستان میں وفات پا گئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

وفات کے وقت ان کی عمر 70 سال تھی۔ انہوں نے ساری زندگی سلسلہ عالیہ کی خدمت میں گذاری اس آخری عمر میں بھی آپ پاکستان میں مربی متعین تھے۔

احباب جماعت سے درخواستِ دُعا ہے اللہ تعالیٰ (عبد الشکور صاحب اور عبد المومن صاحب) کے والد محترم مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(ادارہ)

صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر کبڈی ٹورنامنٹ

جیسا کہ دوستوں کو علم ہے کہ 1989ء عالمگیر جماعت احمدیہ اپنی صد سالہ جوبلی منا رہی ہے۔ جماعت احمدیہ جرمنی بھی اس خوشی کے موقع پر مختلف پروگرام ترتیب دے رہی ہے۔ جن میں سے ایک پروگرام کھیلوں سے تعلق رکھتا ہے علاوہ دوسری کھیلوں کے کبڈی کے پروگرام کو نمایاں رنگ میں ترتیب دیئے جانے کا پروگرام ہے۔ مختلف شہروں میں نمائشی میچ منعقد کئے جائیں گے اسلئے ضروری ہے کہ ہمارے نوجوان کھلاڑی آج سے ہی اپنے اس پروگرام میں شامل ہونے کیلئے تیاری کریں۔ روزانہ دوڑ اور باقاعدہ ورزش اور اچھی خوراک سے اپنے آپ کو اس قابل بنائیں کہ کبڈی کی ٹیم کا اچھے سے اچھا انتخاب ہو سکے ٹیم کا انتخاب آئندہ سال 1988ء کے یورپین اجتماع کے موقع پر کیا جائے گا۔

میچز کی آمد جرمنی کے کسی رفاہی ادارے کو دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جرمنی سے باہر کے کھلاڑی بھی اس ٹیم میں شامل ہو سکیں گے بشرطیکہ وہ بروقت اپنے آنے اور اخراجات کا خود بندوبست کریں۔ البتہ جرمنی میں اُن کی ایک ماہ کی میزبانی مقامی جماعت کے ذمہ ہوگی۔ یہ میچز جولائی 1989ء میں مختلف شہروں میں کھیلے جائیں گے۔ اس بارہ میں اچھی تجاویز اور تعاون دلی شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔

(محمد شریف خالد)

نائب امیر II مغربی جرمنی

کا صفحہ
خدام الاحمدیہ

گولڈن جوبلی ۸۸ء

خدام الاحمدیہ کا گولڈن جوبلی سال 1988ء

۴ فروری کو یوم تاسیس منایا جائے گا۔

مرکز کی اطلاع کے مطابق 1988ء کا سال خدام الاحمدیہ کا گولڈن جوبلی سال ہے۔ کیونکہ پچاس سال اس کے قیام کو پورے ہو گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں مرکز سے مندرجہ ذیل پروگرام موصول ہوا ہے۔

1. 4 فروری کو یوم تاسیس منایا جائے۔ اس لئے اُس روز نماز تہجد ادا کی جائے اور نفلی روزہ رکھا جائے۔

2. "خدام الاحمدیہ کے پچاس سال" کے موضوع پر مقالہ لکھا جائے اس کے لئے مرکز انعام دے گا۔ انگریزی میں بھی لکھ سکتے ہیں۔ اس طرح اطفال بھی پچاس سال کے موضوع پر مقالہ لکھ سکتے ہیں۔

3. نماز باترجمہ اور قرآن کریم سکھانے کا خاص اہتمام ہونا چاہیئے۔

4. حسبِ توفیق صدقہ دیا جائے۔

5. کم از کم 50 فیصد خدام دعوت الی اللہ کے کام میں لگ جائیں۔

یہ تمام کام 31 اکتوبر 1988ء سے پہلے پہلے مکمل ہونے چاہئیں

تمام قائدین مجالس کو اس پروگرام سے پہلے ہی مطلع کیا گیا ہے۔ 4 فروری کو تمام مجالس یوم تاسیس منائیں اور اس کی رپورٹ نیشنل قیادت کو ارسال کریں۔ اس کے علاوہ تمام مجالس میں فوری طور پر نماز باترجمہ اور قرآن کریم سکھانے کا انتظام کیا جائے۔

اعلان خاص

مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی گولڈن جوبلی خدام الاحمدیہ کے موقع پر سووینیر شائع کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں خدام اپنی آراء بھجوائیں۔ نیز جن خدام کے پاس جرمنی میں خدام الاحمدیہ کے بارے میں پرانی فوٹو ہوں وہ نیشنل قیادت کو بطور امانت ارسال کریں۔

(سیکرٹری گولڈن جوبلی کمیٹی)

خدام الاحمدیہ اور اشاعتِ ترجمہ کلام اللہ

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک برائے اشاعت ترجمہ قرآن پر مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام الاحمدیہ کیطرف سے ایک زبان میں ترجمۂ قرآن کروانے کا وعدہ کیا ہے۔ اس پر اندازہ خرچ 35,000/ پونڈ لگایا گیا ہے

اس بارہ میں مجالس خدام الاحمدیہ کو ٹارگٹ دیا گیا ہے۔ مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو 12,000/ مارک کا ٹارگٹ دیا ہے۔ اس سلسلہ میں تمام مجالس، خدام سے وعدہ جات لے کر نیشنل قیادت کو مطلع کریں۔ اور ساتھ ساتھ وصولی کی بھی کوشش کریں۔ پہلے وعدہ جات اور وصولی کرنے والی مجلس کو اجتماع کے موقعہ پر انعام دیا جائے گا۔ خدا تعالےٰ ہمیں ان تحریکات پر پوری طرح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(نیشنل قائد)

ممبران نیشنل عاملہ خدام الاحمدیہ سال 88-1987ء

بمطابق منظوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مندرجہ ذیل ممبران نیشنل عاملہ خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی مقرر کئے ہیں۔

عہدہ	نام	ٹیلیفون نمبر
1. نیشنل معتمد	عبدالقادر صاحب	06152/82745
2. " ناظم اصلاح وارشاد	محمد اسحاق سلیمان صاحب	06074/32489
3. " " تعلیم و تربیت	مولود احمد صاحب	—
4. " " اشاعت و عمومی	مغفور احمد صاحب	069/683008
5. " " وقار عمل و خدمت خلق	وحید احمد صاحب	069/896828
6. " " تجنید و صنعت و تجارت	وسیم احمد صاحب	069/7894507
7. " " اطفال	عبدالباسط گردیزی صاحب	06078/6238
8. " " مال و تحریک جدید	میاں انتخاب احمد صاحب	069/392616

فلاح الدین خان

(نیشنل قائد خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی)

بچوں کا صفحہ

نماز باجماعت کی اہمیت

دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض بچے کھیل کود میں نماز باجماعت کا خیال نہیں کرتے۔ کھیل میں ایسے محو ہوتے ہیں کہ نماز باجماعت کا وقت گذر جاتا ہے وہ بعد میں اکیلے ہی گھر پر نماز پڑھ لیتے ہیں۔ حالانکہ نماز کا جماعت سے ادا کرنا بہت ضروری ہے اس میں غفلت بہت ہی بُری بات ہے۔

بعض بچے اپنی نادانی سے باجماعت نماز ادا نہ کرنے کو معمولی بات سمجھتے ہیں ہم انہیں حضرت مولنا نورالدین خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ سُناتے ہیں۔ اس سے انہیں پتہ چلے گا کہ نماز باجماعت کا ترک ہو جانا کتنا بڑا گناہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنی جوانی کے زمانہ میں دین کا علم حاصل کرنے کی غرض سے مدینہ شریف گئے۔ وہاں آپ مسجد نبوی میں باقاعدگی سے پانچوں نمازیں جماعت سے پڑھا کرتے تھے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ ظہر کی نماز آپ کو جماعت سے نہ مل سکی اس پر آپ کی جو حالت ہوئی اسے آپ نے خود بیان فرمایا ہے۔

فرماتے ہیں مجھے اس کا اتنا رنج اور قلق ہوا کہ میں نے خیال کیا کہ یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ قابل بخشش نہیں۔

فرماتے ہیں خوف کے مارے میرا رنگ زرد پڑ گیا۔ مسجد میں داخل ہونے سے ڈر محسوس ہونے لگا۔ کہ کس مونہہ سے خدا کے حضور حاضر ہوں وہاں ایک "باب الرحمت" ہے یعنی رحمت کا دروازہ۔ اس پر یہ آیت لکھی ہوئی ہے۔

يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (الزمر آیت ۵۴)

یعنی اے میرے بندو! جنہوں نے گناہ کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے وہ بخشنے والا اور باربار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "باب الرحمت" پر لکھی ہوئی یہ آیت پڑھ کر دل کو کچھ تسلی تو ہوئی لیکن نماز جماعت سے رہنے کی وجہ سے دل پر جو خوف طاری ہوا تھا وہ دور نہ ہوا۔ اس لئے ڈرتے ڈرتے حیرت زدہ ہو کر گھبراہٹ کی حالت میں مسجد کے اندر داخل ہوا منبر نبوی اور حجرہ شریف کے درمیان کھڑے ہو کر نماز شروع کی۔ رکوع میں پہنچا تو بڑے زور سے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر میں اور منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور جنت تو وہ مقام ہے جہاں جو التجا کی جائے وہ مل جاتی ہے۔ پس میں نے بڑے درد سے یہ دعا کی کہ الٰہی میرا یہ قصور معاف کر دے۔ (بحوالہ حیات نور ص۶۳)

اس سے بچے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جماعت سے نماز نہ پڑھنا کتنا بڑا گناہ ہے اللہ تعالےٰ سب بچوں کو پانچوں نمازیں مسجد میں باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے کوئی ایک نماز بھی ایسی نہ ہو جو وہ باجماعت ادا نہ کریں۔ آمین۔

مشہور ہو تمہاری دیانت خدا کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے

توحید کی ہو لب پہ شہادت خدا کرے
ایمان کی ہو دل میں حلاوت خدا کرے

پڑ جائے ایسی نیکی کی عادت خدا کرے
سرزد نہ ہو کوئی بھی شرارت خدا کرے

حاکم رہے دلوں پہ شریعت خدا کرے
حاصل ہو مصطفیٰؐ کی رفاقت خدا کرے

مل جائیں تم کو زہد و امانت خدا کرے
مشہور ہو تمہاری دیانت خدا کرے

کلام محمود

روزنامہ جنگ کراچی (۱۷) جمعہ ایڈیشن یکم جنوری ۱۹۸۸ء

سائنس کے سلسلہ میں ہماری تمام حکومتوں نے زبانی جمع خرچ سے کام لیا

جنگ پینل
ضیا شاہد
محمد مصدق
رپورٹ
عدنان اویس

حکومت میری خدمات حاصل کرسکتی ہے - لیکن نہیں کرتی۔ یہ آپ اس سے پوچھیں

نوبل انعام یافتہ، پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام سے خصوصی انٹرویو

عالمی شہرت کے حامل، نوبل انعام یافتہ احمدی مسلمان سائنسدان محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا یہ فکر انگیز انٹرویو ادارہ اخبار احمدیہ جرمنی جنگ کراچی کے شکریہ کیساتھ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہا ہے ۔

ڈاکٹر عبدالسلام کا نام پاکستان میں اور پاکستان سے باہر کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ یہ نوبل پرائز یافتہ سائنس دان آج کل اٹلی کے ایک سائنسی تحقیق کے ادارے میں کام کر رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں لاہور آئے تو ہم نے ان سے پاکستان میں سائنسی تحقیق اور دنیا میں سائنس کی ترقی کے موضوع پر کچھ سوالات کئے۔ ڈاکٹر صاحب نے دھیمے لہجے میں ہمارے سوالوں کا جواب دیا۔ اس امر کی تردید کی کہ انہوں نے پاکستانی شہریت ترک کر دی ہے یا کسی دوسرے ملک کی شہریت حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اور کہا کہ میں اول و آخر پاکستانی ہوں اور ہمیشہ رہوں گا۔ وہ پنجابی میں گفتگو کرتے ہیں اور جہاں کہیں اعداد و شمار کا ذکر آئے بڑی احتیاط سے اپنی ڈائری کھول کر اس میں سے جواب دیتے ہیں۔ چند سوال و جواب حسب ذیل ہیں۔

جنگ .... کہا جاتا ہے کہ پاکستان سائنسی تحقیق کے سلسلے میں دوسرے ملکوں سے بہت پیچھے ہے، آپ کے خیال میں اس کمی کو کیسے دور کیا جاسکتا ہے؟

> جس چیز کو ہم دفاعی طاقت کہتے ہیں وہ ڈھونگ ہے

عبدالسلام .... سب سے پہلی شرط یہ ہے [illegible] یا ہم یہ کمی دل سے دور کرنا چاہتے ہیں؟ میں سچ بولوں تو شاید کچھ لوگ ناراض ہوں تاہم حقیقت یہی ہے کہ ہماری [illegible]مت یا سوچنے سمجھنے والے طبقات کسی کے ذہن میں بھی سائنسی تحقیق و ترقی کوئی اہمیت نہیں رکھتی اور پر سے مخصوص [مف]ادات رکھنے والے طبقوں اور بااثر لوگوں کو شاید اسی میں [illegible] نظر آتا ہے کہ وہ صنعت اور تحقیق سے لے کر فنی مہارت [illegible] مسئلے میں باہر سے بنی بنائی چیز خریدیں یا بنی بنائی تحقیق حاصل [کر]نے کی کوشش کریں اور اس خریدنے یا حاصل کرنے کے [عم]ل میں کچھ مزید فائدے اپنی ذات کے لئے بھی وصول کرلیں [حا]لانکہ یہ سوچ غلط ہے کہ ہمیں سائنسی تحقیق میں محنت کی [ض]رورت نہیں اور ہم اس بہت کچھ میں سے کچھ حاصل کرکے [اپ]نا کام چلا سکتے ہیں۔

جنگ .... ہمارے ہاں ایک احساس یہ بھی [ہ]ے کہ سائنسی تحقیق کے لئے جتنے وسائل اور وقت کی ضرورت [ہو]تی ہے ہم چاہیں بھی تو جتنا وقت تحقیق و تفتیش کریں گے اتنے [وق]ت میں مغرب کے سائنسی اعتبار سے ترقی یافتہ ممالک بہت [آ]گے نکل جائیں گے اور ہمارے درمیان جو فاصلہ ہے وہ بھی کم نہیں ہو سکے گا۔

عبدالسلام .... یہ کام نہ کرنے کے بہانے ہیں۔ ۱۹۴۹ء میں چین کے پاس پانچ سو افراد سائنسی تحقیق کے میدان میں کام کر رہے تھے آج ۱۹۸۷ء میں سائنسی علوم کے مختلف شعبوں میں ان کی تعداد تین لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے گویا اس شعبے میں انہوں نے چھ سو فیصد ترقی کی ہے۔ ڈھائی کروڑ طالب علموں میں نصف سے زیادہ تعداد صرف سائنسی علوم حاصل کرنے والوں کی ہے۔

اب آپ روس کی مثال دیکھیں سوشلسٹ انقلاب سے قبل بھی روس میں سائنس اور ٹیکنالوجی پر بڑی توجہ دی جاتی تھی۔ روسی رہنما پیٹر دی گریٹ نے اکیڈمی آف سائنس کی بنیاد رکھی تھی۔ انقلاب کے بعد لینن نے خود الیکٹرون پر کتاب لکھی ہے۔ اسٹالن خود سائنس دان نہیں تھا مگر اس نے اپنے وزیر خزانہ کو بلایا اور کہا کہ ہم سائنسی تحقیق کو کیسے بڑھا سکتے ہیں اس نے جو بری بھلی تجاویز دیں اسٹالن نے ان پر مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے حکم دیا کہ یہ فائل مجھے ایک رات کے لئے دے جاؤ۔ اگلے روز اس نے سائنسی تحقیق کے شعبے میں کام کرنے والے کی تنخواہ یا معاوضہ تین سو فیصد بڑھا دیا دراصل یہ اس لئے ضروری ہے کہ ڈاکٹروں اور انجینئروں کو تو اور مراعات مل جاتی ہیں مگر سائنس دانوں اور تحقیق کے شعبے میں کام کرنے والوں کو ہر دنیاوی فکر سے آزاد ہونا چاہئے اور اسی صورت میں وہ لائبریری یا تجربہ گاہ میں بند ہو سکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ آج دنیا میں قوموں کے درمیان ایک ہی فرق ہے۔ وہ قومیں جو سائنس اور سائنسی تحقیق میں آگے ہیں، خوشحال اور ترقی یافتہ ہیں اور وہ قومیں جو اس تحقیق میں پیچھے ہیں، وہ بد حال اور پسماندہ ہیں۔

آپ نے کبھی سوچا کہ ہم ہتھیاروں یا دفاعی ساز و سامان کیلئے ترقی یافتہ ممالک کے کتنے محتاج ہیں جبکہ آج سائنس اس مقام تک پہنچ چکی ہے کہ زمین پر لڑائی کی بجائے انہوں نے میلوں لمبے چوڑے ایسے سیٹلائٹ تیار کرنے کی استعداد حاصل کرلی ہے جو آپ فضا میں اپنے ملک سے چھوڑ کر اسے ریموٹ کنٹرول اور کمپیوٹر کے ذریعے دشمن ملک کے آسمان پر لے جاکر کھڑا کردیں گے وہاں سے وہ سیٹلائٹ دشمن ملک پر الٹراوائلٹ شعاعوں کے ذریعے جس حصے کو چاہے جلا کر راکھ کردے گا اور انسان حیوان نباتات وغیرہ سب تباہ ہو جائیں گے لیکن زمین کے نیچے معدنیات تیل وغیرہ محفوظ رہیں گے تاکہ بعد میں آپ دشمن ملک پر قبضے کے نتیجے میں وہاں کی آبادی سے تو چھٹکارا پالیں اور تیل اور دیگر معدنیات سے فائدہ اٹھائیں۔ جس چیز کو ہم دراصل دفاعی طاقت کہتے ہیں وہ محض ایک ڈھونگ ہے دراصل وہ طاقت دفاع کیلئے نہیں بلکہ جارحانہ عمل کیلئے ہے اور جن ملکوں کے پاس جارحانہ حملے کے لئے طاقت اور اسے آئے دن بڑھانے کیلئے سائنسی تحقیق موجود ہے صحیح معنوں میں دیکھا جائے تو وہی دنیا کے حاکم ہیں اور دوسرے کسی نہ کسی طرح محکوم۔

جنگ .... کہا جاتا ہے کہ ہم ترقی پذیر ممالک اتنے وسائل سائنسی تحقیق پر صرف نہیں کر سکتے جتنے ترقی یافتہ ممالک کر رہے ہیں لہٰذا ہم سائنسی تحقیق میں اپنا ٹارگٹ پورا نہیں کر سکتے۔

عبدالسلام .... سوال یہ ہے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے اس میں سے کتنے فیصد سائنسی تحقیق پر خرچ کر رہے ہیں اور ہمارے حکمران اس کام سے کتنے آگاہ ہیں۔ ۱۹۶۵ء میں دورہ چین کے دوران مجھے سابق وزیر اعظم چو این لائی نے کھانے کی دعوت دی اس کھانے میں، میں ان کا اکیلا

> ہم انفرادی طور پر محنتی ہیں۔ مگر قومی سطح پر صفر ہیں

مہمان تھا اور انہوں نے کہا کہ میں چین میں سائنس بالخصوص فزکس کی ترقی کے سلسلے میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں گفتگو شروع ہوئی تو میں حیران رہ گیا وہ اس شعبے میں کی جانے والی ترقی اور اس ترقی میں درپیش مسائل سے بخوبی آگاہ تھے۔ میں نے پوچھا کیا آپ فزکس کے طالبعلم رہے ہیں۔ چو این لائی نے جواب دیا کہ چین کے وزیر اعظم کو اگر سائنسی تحقیق کے میدان میں اتنی معلومات نہ ہوں تو وہ اس قوم کو آگے کیسے بڑھا سکے گا۔ میں سیاسی بات نہیں کر رہا صرف آپ کی توجہ دلا رہا ہوں کہ برس ہا برس سے کتنی حکومتیں پاکستان میں آئیں اور گئیں لیکن کیا یہ حقیقت نہیں کہ زبانی جمع خرچ جسے انگریزی میں "لپ سروس" کہتے ہیں کے سوا ہمارے ہاں کوئی کام نہیں ہوا۔

جنگ .... آپ کے خیال میں ہمارے قومی بجٹ میں سائنسی تحقیق کے لئے کتنے فیصد حصہ مخصوص ہونا چاہئے؟

عبدالسلام .... یہ فیصلہ کرنا پاکستان کی حکومت اور عوام کا کام ہے۔ میں صرف تین شعبوں میں ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک میں بجٹ کا حصہ بتاؤں گا اور ساتھ ساتھ پاکستان میں جو اس شعبے میں خرچ ہو رہا ہے بتاؤں گا۔ فیصلہ آپ خود کرلیں۔

پہلا شعبہ تعلیم ہے

ترقی یافتہ ممالک کا اوسط تعلیمی ترقی پر قومی بجٹ کا ۲ء۵ فیصد خرچ کر رہے ہیں

جبکہ ترقی پذیر ممالک میں اوسطاً ۸ء۳ فیصد ہے۔

پاکستان میں تعلیم پر صرف ۲ فیصد خرچ کیا جارہا ہے۔

دوسرا شعبہ صحت ہے۔

ترقی یافتہ ممالک ۸ء۴ فیصد خرچ کرتے ہیں۔

ترقی پذیر ممالک ۵ء۱ فیصد

پاکستان میں ۵ء۰ فیصد خرچ ہو رہا ہے۔

سائنسی تحقیق پر

ترقی یافتہ ممالک ۲ء۵ فیصد خرچ کر رہے ہیں

پاکستان میں ۲ء۰ فیصد ہو رہا ہے۔

گویا پاکستان میں ہم سائنسی تحقیق پر قومی بجٹ میں سے جو حصہ صرف کر رہے ہیں دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں اس سے

> پاکستان میں ایٹمی ہتھیاروں اور ایٹمی توانائی کے متعلق ہونے والی بحث محض "ہوا" ہے۔

بارہ گنا زیادہ اخراجات کئے جارہے ہیں۔

جنگ .... وسائل کی تقسیم کے علاوہ آپ کے خیال میں تحقیق و ترقی کے راستے میں کونسی رکاوٹیں ہیں؟

عبدالسلام .... وجوہات آپ خود تلاش کریں یا دوسرے شعبوں کے ماہرین سے پوچھیں میں صرف ایک وجہ بیان کروں گا ہم انفرادی طور پر اچھے اور محنتی لوگ ہیں مگر قومی اور اجتماعی سطح پر صفر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارا آدمی پاکستان سے باہر جاکر ہر سطح پر بہت کامیاب رہتا ہے اور ترقی کرتا ہے مگر اپنے ملک میں اس کی صلاحیتیں کام نہیں آتیں اور پورا ڈھانچہ اسے لالچی خود غرض اور کام چور بنا دیتا ہے۔

جنگ .... آپ کے خیال میں سائنسی تحقیق و ترقی کے لئے ہمارے نظام تعلیم میں کیا تبدیلیاں آنی چاہئیں

عبدالسلام .... پہلی اور بنیادی تبدیلی یہ ضروری ہے کہ ہم ترقی یافتہ ممالک کی طرح سائنسی اور فنی تعلیم کو عام کریں۔ ہمارے ہاں سیکنڈری سطح پر یعنی ۱۲ سال سے ۱۷ سال کی عمر کے نوجوانوں میں صرف ۱۳ فیصد تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ترقی پذیر ممالک میں یہ تعداد ۳۹ فیصد ہے اور ترقی یافتہ ممالک میں ۱۲ سے ۱۷ سال کی عمر کے ۸۶ فیصد نوجوان تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس سے اوپر جائیں تو یونیورسٹی کی تعلیم آتی ہے۔ یعنی ۱۸ سے ۲۳ سال کی عمر۔ اس عمر کے نوجوانوں میں سے پاکستان کی حد تک صرف تین فیصد نوجوان یونیورسٹی کی سطح تک جاتے ہیں۔ ترقی پذیر ممالک میں اوسط ۹ فیصد ہے اور ترقی یافتہ ممالک میں اوسط ۳۰ فیصد یعنی ہم سے ۱۰ گنا زیادہ۔ یہی نہیں بلکہ جو تین فیصد یونیورسٹی کی سطح تک پہنچتے ہیں ان میں سے بھی ہمارے ہاں سائنسی تعلیم حاصل کرنے والوں کا اوسط کم ہے اور آرٹس کے مضامین کا اوسط زیادہ۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مختلف قسم کے مضامین کو مختصر کر کے سائنسی اور فنی مضامین کو زیادہ کیا جائے۔ جنوبی کوریا کو لیجئے جہاں سو فیصد سائنسی اور فنی مضامین کی تعلیم ضروری ہے یہاں تک کہ کھلاڑی فنکار یا ادیب بھی سائنسی اور فنی تعلیم ضرور حاصل کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں بھی مختلف ایجنسیاں ختم کر کے تعلیم کیلئے ایک ہی اتھارٹی ہونی چاہئے اور فنی تعلیم میں ڈپلومہ سسٹم ختم کر کے ایف ایس سی، بی ایس سی اور ایم ایس سی کی ڈگریاں دی جانی چاہئیں۔ اگر ایک طالبعلم فارسی یا تاریخ میں ایم اے کر سکتا ہے تو ویلڈنگ یا پلمبنگ میں ایف ایس سی یا بی ایس سی کیوں نہیں کر سکتا۔ ہم نے فنی تعلیم کو کمتر درجے کی تعلیم بنا رکھا ہے اور اس کی ڈگریوں کو ڈپلومے کا درجہ دے رکھا ہے۔ حالانکہ ترقی یافتہ ممالک میں پلمبنگ میں گریجویشن کی جا سکتی ہیں۔ مگر ہمارے ہاں الیکٹریشن کا ڈپلومہ کرنے والا سی ایس ایس یا پی سی ایس کے امتحان میں نہیں بیٹھ سکتا۔ یوں لگتا ہے ہمارے نزدیک تاریخ یا نفسیات آسمانی علوم ہیں اور بڑھئی یا بجلی کا کام جاننے والا کوئی علم ہی نہیں رکھتا۔ حالانکہ پوری دنیا میں یہی لوگ سب کچھ چلا رہے ہیں۔

جنگ .... پاکستان میں ایٹمی میدان میں ترقی کے سلسلے میں متضاد دعوے اور آراء پائی جاتی ہیں بعض لوگوں کو خیال ہے کہ ہمیں ایٹمی دھماکہ کرنا چاہئے بلکہ بعض سمجھتے ہیں کہ پرامن مقاصد کیلئے ایٹمی ٹیکنالوجی کا حصول ضروری ہے اور ایٹمی ہتھیاروں سے گریز کرنا چاہئے۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

عبدالسلام .... یہ سوال مجھ سے نہ پوچھیں تو بہتر ہے ویسے بھی میں پاکستان سے باہر رہتا ہوں اور یہاں کیا ہو رہا ہے اس کے بارے میں براہ راست معلومات نہیں رکھتا جہاں تک ایٹمی ہتھیاروں اور ایٹمی توانائی کی بحث کا تعلق ہے میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ یہ ایک ہوا ہے۔

جنگ .... فزکس میں دنیا کا اعلیٰ ترین اعزاز حاصل کرنے کے باوجود آپ اپنے ملک میں رہ کر سائنسی ترقی کیلئے کوئی کام کیوں نہیں کرتے؟

عبدالسلام .... اس کا جواب مجھ سے پوچھنے کی بجائے حکومت سے پوچھیں جو میری خدمات حاصل کر سکتی ہے لیکن نہیں کرتی، اس کا مناسب جواب حکومت ہی دے سکتی ہے۔

Herausgeber: Abdullah Wagishauser
Redakteur: Maghfoor Ahmad

Nuur-Moschee · Babenhäuser Landstr. 25 ·
6000 Frankfurt/M. 70 · Tel.: 069/681485